Regd No L. 5254

بسم اللہ الرحمن الرحیم

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

کشمیر کا معاملہ بہت جلد حل ہونا چاہیئے

سرینگر ۹ جون - آج ایک اخباری نامہ نگار کو انٹرویو دیتے ہوئے اقوام متحدہ کے نمائندے سر اوون ڈکسن نے کہا کہ جب سے میں برصغیر ہندو پاکستان آیا ہوں میرا یہ یقین پختہ ہو گیا ہے۔ کہ مسئلہ کشمیر بہت جلد سلجھنا چاہیئے۔ آپ نے اس سوال کے جواب میں کہ کیا دہلی کراچی اور سرینگر کی بات چیت میں اس کے امکانات روشن ہو گئے ہیں۔ آپ نے کہا ہاں مجھے تو ایسا نہ ہونے کی کوئی وجہ نظر نہیں آتی۔ آپ نے ایک سوال کے جواب میں اس بات کی تردید کی۔ کہ آپ نے کسی مشترکہ فوجی کونسل کی تجویز پیش کی تھی۔ آپ نے کہا ایسی کوئی تجویز بھی زیر بحث نہیں آئی۔

زکوٰۃ کی فراہمی اور انتظام کے مشورہ کے لئے سوالنامہ

کراچی ۹ جون - حکومت پاکستان نے جو زکوٰۃ کمیٹی مقرر کی تھی۔ اس نے زکوٰۃ کی فراہمی اور اس کے انتظام کے لئے پاکستان کے علما اور فضلا اور تعلیم و اقتصادیات کے ماہرین سے مشورہ حاصل کرنے کے لئے ایک سوالنامہ تیار کر لیا ہے۔ کمیٹی اس سلسلے میں مصر، عراق۔ شام ترکی اور دیگر اسلامی ممالک اور مذہبی اداروں سے بھی استصواب کرے گی۔ اس سوالنامے کی ۲۹ شقیں ہیں اور اس میں زکوٰۃ کے متعلق قریباً ساری باتیں آجاتی ہیں۔

نزدیک و دور سے

لنڈن ۹ جون یوگوسلاویہ کے وزیر خارجہ نے اس فوجی مشق کے خلاف جو ۱۶ مئی سے ڈینیوب میں کی جا رہی ہے۔ روس سے شدید احتجاج کیا ہے کہا جاتا ہے کہ روسی جنگی جہازوں کی گولہ باری سے یوگوسلاویہ کی کشتیوں کو سخت خطرہ پیدا ہو گیا ہے اور بلغراد اور بحیرہ اسود کے درمیان جہاز رانی ناممکن ہو گئی ہے۔

— لاہور ۹ جون۔ سینماؤں کے ڈھول تماشوں کا شور و غوغا بند کرنے کے لئے ڈپٹی کمشنر لاہور نے پولیس کو سختی سے اسے بند کرنے کی تلقین کی ہے اب پولیس کی طرف سے اس کے خلاف منظم جدوجہد کی جائے گی۔ ڈپٹی کمشنر لاہور نے ایک اعلان میں عوام سے بھی اپیل کی ہے۔ کہ وہ اس سلسلے میں حکومت کے حکام سے تعاون کریں۔

— لاہور ۹ جون۔ ڈپٹی کمشنر لاہور سے ملاقات کے اوقات ۱۲ جون سے ۲۴ جولائی تک ۷ بجے صبح سے ۹ بجے صبح تک ہوں گے۔

— لاہور ۹ جون - پٹرول ڈیلروں نے فیصلہ کیا ہے کہ وہ جون اور جولائی میں اپنے خریداروں کو ایک آنہ فی گیلن قائد اعظم ریلیف فنڈ میں دینے کی درخواست کریں گے۔ چنانچہ ڈپٹی کمشنر لاہور نے اس جدوجہد کی اجازت دے دی ہے۔

— ٹوکیو ۹ جون۔ جاپانی کمیونسٹوں نے انہیں خلاف قانون قرار دینے والے بل کی مخالفت کا جو اعلان کیا ہے، اس پر آج جاپانی کابینہ نے غور کیا۔ جاپانی پولیس نے ۲۳ دفتروں پر چھاپہ مار کر ۳ کمیونسٹ لیڈروں ...

پاکستان و بھارت کے اقلیتی امور کے وزرائے اندرون مشرقی بنگال کا مشترکہ دورہ ختم کرلیا

— پاکستان اور بھارت دونوں میں سے کوئی ملک بھی کاملاً اقلیتوں سے خلاصی حاصل نہیں کر سکتا —

ڈھاکہ ۹ جون۔ پاکستان و بھارت کے اقلیتی امور کے وزرا ڈاکٹر مالک اور مسٹر بسواس نے مشرقی بنگال کے اندرونی حصوں کا مشترکہ دورہ ختم کر لیا ہے۔ یہ دورہ بارہ دن تک جاری رہا۔ اور اس میں انہوں نے بھارت کی ریاست تری پورہ کے علاوہ ڈھاکہ، میمن سنگھ، نواکھالی اور چاٹگام وغیرہ مقبوضات کا دورہ کیا۔ دونوں وزیر کل چاٹگام سے واپس ڈھاکہ پہونچے۔ اور تیسرے پہر ایک جلسہ عام میں اپنے تاثرات بیان کئے۔ ڈاکٹر مالک نے عوام کو خطاب کرتے ہوئے کہا۔ ہمیں یقین ہو گیا ہے کہ اقلیتوں سے متعلقہ وزرائے اعظم کے معاہدے کو کامیاب بنانے میں اکثریت حکومت کے ساتھ ہے پھر آئندہ آنے والے زمانے میں مایوسی کی کوئی وجہ نہیں ہے۔ اور گزشتہ ناخوشگوار واقعات کو فراموش کر کے ہندو اور مسلمان ایک بار پہلے کی سے دوست ہو سکتے ہیں۔ اسی طرح مسٹر بسواس نے اپنے تاثرات بیان کرتے ہوئے کہا ہمارے اس دورے کا مطلب یہ تھا کہ ہم فساد کی اصل وجوہ کا جائزہ لے سکیں اور مکمل معلومات حاصل کر لیں۔ اب دلوں میں خوف و خطر رکھنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔ آپ نے اپیل کی کہ لوگ ناخوشگوار واقعات کی یاد کو محو کر دیں اور کہا کہ دونوں ملک اقلیتوں سے کامل طور پر ہرگز خلاصی حاصل نہیں کر سکتے۔ لہٰذا بہتر یہی ہے کہ ان کے تحفظ کا کامل انتظام کیا جائے۔ اکثریت اس سلسلے میں حکومتوں کا ہاتھ بٹائے۔ اور اعلیٰ حکام اس بات کا جائزہ لیتے رہیں۔ کہ کیا ماتحت عملہ معاہدے کو عملی جامہ پہنانے میں کوشاں بھی ہے یا نہیں کل ان دونوں وزرا نے نارائن گنج کا بھی معائنہ کیا۔

نورالامین پاکستانی وفد کے قائد ہونگے

کراچی ۹ جون۔ اگلے مہینہ کے شروع میں جنیوا کے مقام پر دولت مشترکہ کے ملکوں کی اقتصادی و معاشرتی کونسل کا جو اجلاس ہو رہا ہے۔ اس میں شرکت کے لئے جو پاکستانی وفد جائے گا۔ اس کی قیادت وزیر اعظم مشرقی بنگال مسٹر نورالامین کریں گے

پاکستان و عراق میں فضائی معاہدہ

بغداد ۹ جون سٹار کی ایک خبر کے مطابق عراق و پاکستان کے درمیان آج یہاں ایک فضائی معاہدے پر دستخط ہو رہے ہیں۔ پاکستان کی طرف سے راجہ غضنفر علی خان معاہدے پر دستخط کریں گے۔

— ڈھاکہ ۹ جون۔ پاکستانی بدھوں کا ۵ افراد کا ایک خیر سگالی کا وفد عنقریب مغربی پاکستان اور آزاد کشمیر علاقے کا دورہ کرنے کے لئے آئیگا

— پٹیالہ ۹ جون۔ پٹیالہ سنٹرل جیل میں فساد رونما ہو جانے سے ۶ اشخاص ہلاک اور ۴۰ زخمی ہوئے

زاہد حسین کا نیا اعزاز

کراچی ۹ جون۔ حکومت پاکستان نے سٹیٹ بنک آف پاکستان کے گورنر مسٹر زاہد حسین کو ایک سال کے لئے نیشنل بنک آف پاکستان کا پہلا صدر مقرر کیا ہے۔ اور اس کے مطابق ہی سٹیٹ بنک کے قانون ۱۹۴۸ء میں آرڈیننس کے ذریعہ مناسب ترمیم کردی ہے۔ کیونکہ پہلے قانون کی رو سے سٹیٹ بنک کا گورنر کوئی اور عہدہ قبول نہیں کر سکتا تھا

— سنگاپور ۹ جون۔ شمالی کوریا نے جنوبی کے نمائندوں اور اقوام متحدہ کے کمیشن کو جمعے تک مدعو کیا ہے آکر دونوں کو متحد کرنے کے سلسلے میں ملاقات کرنے ...

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے کوآپریٹو کیپیٹل پرنٹنگ پریس وطن بلڈنگ لاہور میں طبع کرا کر ۳۳ میکلیگن روڈ لاہور سے شائع کیا

ایڈیٹر:۔ روشن دین تنویر بی۔ اے ایل۔ ایل۔ بی

بنی نوع انسان کی ہمدردی اپنے دلوں میں پیدا کریں

اگر آپ خود ٹھنڈا پانی پی کر دوسرے پیاسوں کی پیاس بجھانے کے لئے کوئی کوشش نہیں کرتے۔ اگر آپ خود عمدہ کھانا کھا کر دوسرے بھائیوں کو بھوکا دیکھ کر ان کو کھانا نہیں کھلاتے۔ اگر آپ خود عمدہ کپڑے پہن کر اپنے ننگے بھائیوں کو لباس نہیں پہناتے۔ اور اگر آپ خود سایہ دار درختوں کے نیچے لیٹ کر آرام کرتے ہیں۔ اور دھوپ میں جلنے والوں کو اس سایہ کے نیچے جگہ نہیں دیتے۔ تو آپ کے متعلق خیال بھی نہیں کیا جا سکتا۔ کہ آپ اپنے بھائیوں کے ہمدرد اور خیر خواہ ہیں۔ لیکن یہ یاد رکھیئے کہ بانیٔ اسلام کی یہ تعلیم ہے۔ کہ بنی نوع انسان کی ہمدردی اپنے دلوں میں پیدا کرو۔ دنیا پیاسی ہے کیونکہ اس کے پاس خدا کی محبت کی شراب نہیں ہے۔ دنیا بھوکی ہے۔ کیونکہ اس کے پاس قرآن کریم کے معارف اور حقائق اور اسلام کے تازہ پھل نہیں ہیں۔ دنیا ننگی ہے کیونکہ اس کے پاس تقوے کا لباس نہیں ہے اے احمدی نوجوان تو جو خدا کی محبت کی شراب سے مخمور ہے۔ تو جو اسلام کے تازہ پھلوں کو کھا چکا ہے۔ اور تو نے تقوے کا بہترین لباس پہنا ہوا ہے۔ تو کس طرح چین سے بیٹھ سکتا ہے۔ جبکہ دنیا پیاسی۔ بھوکی اور ننگی ہے۔ اٹھ اور اپنی عقل کو تہ کر کے رکھ دے۔ اور مجنوں بن اور نفع و نقصان کو بھول جا۔ خدا کی محبت کی شراب لے کر اسلام کے تازہ پھل لے کر تو دنیا کے ہر فرد کے پاس جا۔ اور اس کی پیاس بجھا۔ اسے کھانا کھلا اور اسے لباس پہنا۔ کیونکہ تیرے بغیر یہ کام اور کوئی نہیں کر سکتا۔ صرف تو ہی ہے۔ جو خدا کی مخلوق کا ہمدرد ہے۔

مہتمم تبلیغ مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ

ضرورت آرہ مشین و چکی

ربوہ کی روز افزوں ترقی اور بڑھتی ہوئی ضروریات کے پیش نظر ربوہ میں مستقل آرہ مشین و چکیوں کی ضرورت محسوس ہو رہی ہے۔ خواہشمند دوست اپنی درخواستیں بتوسط نظارت امور عامہ سیکرٹری صاحب تعمیر کمیٹی ربوہ کے نام جلد از جلد بھجوا دیں۔ اور یہ بھی تحریر فرمائیں۔ کہ وہ کن شرائط پر ربوہ میں کام شروع کر سکتے ہیں۔ تاکہ ایسی شرائط کو ملحوظ رکھ کر فیصلہ کیا جا سکے۔ بشرط منظوری امیدواران کو صدر انجمن سے شرائط طے کر کے معاہدہ کرنا ہوگا۔ جس کے مطابق عمل درآمد کرایا جائے گا۔

سیکرٹری تعمیر کمیٹی ربوہ

مستقل تعمیرات ربوہ کے لئے ٹھیکیداروں کی ضرورت

صدر انجمن احمدیہ پاکستان کے دفاتر اور متعلقہ تعمیرات کی اجازت مل چکی ہے۔ مستقل تعمیرات کا کام انشاء اللہ عنقریب شروع کیا جا رہا ہے۔ ایسے احباب جو ان تعمیرات کو ٹھیکہ پر بنوانے کا کام کرا سکتے ہوں۔ وہ فوری طور پر نظارت علیا میں اطلاع دیں۔ مناسب ہوگا۔ کہ خود کسی وقت نظارت علیا میں تشریف لا کر گفتگو فرمائیں۔ درخواستیں فوری طور پر مطلوب ہیں۔

ناظر اعلےٰ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ضلع جھنگ

سن رائز کے خریدار توجہ کریں

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے ارشاد کے ماتحت دفتر سن رائز لاہور سے ربوہ میں منتقل ہو چکا ہے۔ گو ابھی سن رائز کی اشاعت کا کام لاہور میں ہی ہوتا ہے۔ اور ایشو بھی لاہور سے ہی کیا جاتا ہے۔ عنقریب ربوہ کا ڈیکلریشن مل جانے پر مستقل طور پر ربوہ سے ہی اخبار نکلا کریگا۔ اخبار سن رائز کے خریداروں کو چاہیئے۔ کہ آئندہ چندہ اخبار مندرجہ ذیل پتہ پر ارسال فرمائیں

محاسب صاحب صدر انجمن احمدیہ (بحساب سن رائز) ربوہ ضلع جھنگ

ربوہ کا ڈیکلریشن مل جانے پر یہ چندہ بلاواسطہ مینیجر سن رائز کو بھیجا جا سکے گا۔ جس کی اطلاع بعد میں دی جائے گی۔

(مینیجر سن رائز ربوہ ضلع جھنگ)

ہر صاحب استطاعت احمدی کا فرض ہے کہ الفضل خود خرید کر پڑھے اور زیادہ سے زیادہ اپنے غیر احمدی دوستوں کو پڑھنے کے لئے دے۔

"میں تیری تبلیغ کو دنیا کے کناروں تک پہونچاؤنگا" (الہام حضرت مسیح موعود)

بورنیو میں تبلیغ اسلام

اللہ تعالےٰ کے فضل و کرم سے وہ پیغام جو آج سے کچھ عرصہ قبل قادیان کی گمنام بستی سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اللہ تعالےٰ سے حاصل کر کے دنیا تک پہونچانا شروع کیا تھا۔ اور جس کے متعلق خدا تعالےٰ کا وعدہ تھا کہ وہ خود اسے دنیا کے کناروں تک پہونچائے گا۔ اب فی الواقعہ دنیا کے کناروں تک پہونچ چکا ہے۔ دنیا کا کوئی گوشہ ایسا نہیں جہاں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے خدام آپ کے پیغام کو لوگوں تک پہونچانے میں دن رات مصروف نہیں ہیں۔

بورنیو سے آمدہ اطلاعات مظہر ہیں۔ کہ وہاں پر احمدی حضرات تبلیغی کوششوں میں ہمہ تن مصروف ہیں۔ چنانچہ ڈاکٹر بدر الدین صاحب اپنے خط میں تحریر فرماتے ہیں کہ انہوں نے احمدیت کے متعلق ایک کتاب چھپوائی ہے۔ جسے وہ احباب کو مطالعہ کے لئے دینے کے علاوہ فروخت بھی کر رہے ہیں۔ خط تحریر کرنے کے وقت تک یہ کتاب چالیس انگریزوں اور ایک سو چالیس انگریزی دان چینیوں میں فروخت ہو چکی تھی۔ ڈاکٹر صاحب موصوف لکھتے ہیں۔ کہ کتاب کی فروخت کے سلسلہ میں بعض اوقات تبلیغ کے بہت اچھے مواقع ملتے رہے۔ جن سے پورا پورا فائدہ اٹھایا جاتا رہا۔

اس سلسلہ میں ایک چینی ایگریکلچرل آفیسر سے ملاقات ہوئی۔ جنہوں نے پیغام احمدیت میں بڑی دلچسپی لی۔ ڈاکٹر صاحب کی دی ہوئی کتاب کا مطالعہ کرنے کے بعد آپ نے اسلامی اصول کی فلاسفی مانگی۔ اور اس خواہش کا اظہار کیا۔ کہ گاہے گاہے ان کو مزید واقفیت بہم پہونچائی جایا کرے

۲۶ مارچ کو یوم التبلیغ منایا گیا۔ اس روز بھی خدا کے فضل سے بہت سے لوگوں سے ملاقات اور گفتگو کا موقعہ ملا۔ ڈاکٹر صاحب موصوف نے یہ بھی لکھا ہے۔ کہ مشن کے کام کو زیادہ وسیع کرنے کے لئے انگلینڈ سے ایک ہینڈ پریس منگوایا جا رہا ہے۔ جس کے پہونچنے کے بعد دیگر کتب کے علاوہ ایک ماہانہ بلٹین بھی شائع کیا جا سکے گا۔ جس میں مشن کی خبروں کے علاوہ مفید مضامین بھی شائع کئے جایا کریں گے۔

احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالےٰ لوگوں کو توفیق عطا کرے۔ کہ وہ جلد از جلد احمدیت کا پیغام سمجھ سکیں۔ اور اس پر عمل کرتے ہوئے اپنی دینی و دنیوی نجات کے سامان بہم پہنچا سکیں

(نسیم سیفی نائب وکیل التبشیر تحریک جدید)

تحریک تسمبر کیا ہے؟

ہر احمدی اپنی آمد کا ۱۶½ فیصدی سے ۳۳ فی صدی ہر ماہ سلسلہ کو دے۔ اس میں وہ تمام چندے شامل ہوں گے۔ جو اس وقت تک سلسلہ کی طرف سے عائد ہیں۔ مثلاً تحریک جدید کا چندہ جلسہ سالانہ کا چندہ مرکز (ربوہ) کا چندہ۔ انجمن کا چندہ (یعنی وصیت علم چندہ وغیرہ) لیکن شرط یہ ہوگی۔ کہ اس تحریک سے پہلے یعنی تسمبر والی تحریک سے پہلے جو چندہ کوئی شخص دیتا تھا۔ اس سے یہ چندہ کم نہ ہو۔ مثلاً اگر ۱۹۴۶ء یا ۱۹۴۷ء میں کسی نے وعدہ کیا تھا۔ اور اس وعدہ کے مطابق سوائے حفاظت مرکز کے چندہ کے تحریک جدید اور دوسرے چندوں کو ملا کر اس کا چندہ ۱۶½ فی صدی سے زیادہ ہو جائے۔ تو اسے زیادہ دینا پڑے گا اور اگر کم ہو تو اتنا چندہ ہی کافی سمجھا جائے گا۔ حفاظت مرکز کے چندہ کے لئے جو تحریک کی گئی تھی چونکہ وہ بہت بھاری رقم ہے۔ اس لئے شرط یہ ہوگی۔ کہ اگر کوئی شخص ۲۵ فیصدی چندہ دیتا ہے۔ تو چندہ حفاظت مرکز اس میں شامل ہوگا۔ لیکن ۲۵ فیصدی تک چندہ نہیں دیتا۔ تو حفاظت مرکز کا چندہ اس میں شامل نہ ہوگا۔ ۱۶½ فی صدی سے تمام چندوں کو نکال کر جو روپیہ باقی بچے گا۔ وہ تحریک تسمبر کہلائے گا جو ریزرو فنڈ میں شامل کر دیا جائے گا۔

(نظارت بیت المال)

درخواست دعا

امی کی طبیعت گو پہلے کی نسبت رو بصحت ہے لیکن صحت کی رفتار بے حد سست ہے۔ اور چونکہ نقاہت اور ضعف بے حد ہے۔ لہذا ہر آن تشویش سی رہتی ہے۔ ڈاکٹروں کی رائے میں وہ اب تشویش سے باہر ہیں۔ لیکن صحت کی رفتار کو تیز کرنے کے لئے بے حد احتیاط اور اللہ تعالےٰ کے فضل کی بے حد ضرورت ہے۔ لہذا ملتجی ہوں کہ احباب میری امی کو اپنی خاص دعاؤں میں یاد رکھیں۔

(خاکسار ثاقب زیروی)

روزنامہ — الفضل — لاہور
مورخہ ۱۰ر جون ۱۹۵۰ء

تعلیم الاسلام کالج لاہور (۳)

جیسا کہ قارئین کرام کو معلوم ہے۔ تعلیم الاسلام کالج لاہور میں ایف۔ اے اور ایف۔ ایس۔ سی (نان میڈیکل) کا داخلہ ۱۰ر جون ۱۹۵۰ء سے شروع ہو کر دس دن تک جاری رہے گا۔ جو طلباء یا جن طلباء کے والدین چاہتے ہیں۔ کہ دنیاوی تعلیم کے ساتھ ساتھ وہ یا ان کے بچے صحیح اور پختہ دینی تعلیم و تربیت اور تہذیب نفسی میں بھی کمال حاصل کریں۔ تعلیم الاسلام کالج کے سوا ان کے لئے اور کوئی بہتر اور موزوں تعلیم گاہ نہیں ہے۔ تعلیم الاسلام کالج میں اگرچہ یونیورسٹی کے مقرر کردہ نصاب کی تکمیل بھی باحسن طریق ہوتی ہے لیکن دوسرے کالجوں کے مقابلہ میں اس کالج کی یہ مزید خوبی بلکہ خصوصیت ہے۔ کہ یہاں طلباء کو نہ صرف دنیوی علوم کے صحیح مذاق سے آشنا کیا جاتا ہے بلکہ انکو صحیح انسان بھی بنانے کی کوشش کی جاتی ہے۔ ایسا انسان جس کا کوئی مقصد حیات ہوتا ہے۔ اور جو بغیر کچھ کمال کے دنیا کے میدان جنگ میں داخل نہیں ہوتا۔ بلکہ کالج میں اس کے ذہنی اور دوسرے قویٰ کو اس طرح ابھارا جاتا ہے۔ کہ وہ زندگی کی آئندہ کشمکش کے لئے پورا تیار ہو کر نکلتا ہے۔ ہماری موجودہ طرز تعلیم میں جو نقائص ہیں۔ ان کے باوجود کسی کالج یا تعلیمگاہ کا یہ ادعا کرنا کہ وہ طلباء میں صحیح مذاق علم پرورش کرتا ہے اور ان کو آئندہ زندگی کی کشمکش میں فاتحانہ حصہ لینے کے قابل بناتا ہے۔ کوئی معمولی ادعا نہیں ہے۔ حقیقت یہ ہے۔ کہ محض تعلیم حاصل کرنا کوئی چیز نہیں ہے۔ حقیقی تعلیم وہی ہے۔ جو عملی زندگی میں ہماری رہنمائی کرتی ہے۔ اور تعلیم الاسلام کالج کا یہی ادعا ہے۔ کہ وہ طلباء کو اس عملی زندگی کے لئے تیار کرتا ہے۔ اور ان کے اذہان کو اس طرح پرورش کرتا ہے۔ کہ انکی زندگی کا یہ زمانہ صحیح معنوں میں مفید شغل میں صرف ہوتا ہے پھر امتحانات کے نتائج بھی مقابلۃً بہتر ہوتے ہیں۔

قابل اساتذہ کے علاوہ کالج میں سائنس کے جدید ساز و سامان سے لیس لیبارٹری بھی موجود ہے۔ اور جسمانی تربیت اور جائز تفریح کے سامان بھی دوسرے کالجوں کی نسبت بہتر ہیں۔ طلباء کو صحت مند ستھری اور سادہ زندگی کے طور و طریق محض باتوں سے نہیں بلکہ عملی نمونہ سے سکھائے جاتے ہیں۔ ہوسٹل کی زندگی بھی قابل تعریف ہے۔ اور ان تمام خوبیوں کے باوجود خرچ مقابلۃً بہت کم ہوتا ہے۔ کالج کی فضا ہر فرقہ دارانہ تعصب سے بالکل پاک رکھی جاتی ہے۔ اور طلباء کو اخلاق فاضلہ کے لباس سے اس طرح ملبوس کیا جاتا ہے۔ کہ وہ تعصب اور فرقہ دارانہ منافرت سے بالکل محفوظ رہتے ہیں۔ کالج میں ہر مذہب و ملت اور فرقہ کا طالبعلم بغیر کسی قسم کی رکاوٹ یا احساس کمتری محسوس کئے تعلیم پاتا ہے۔

فریب کی دُہری چال

اکثر شریر لڑکوں کو دیکھا ہے۔ کہ تماشا کے لئے اگر وہ دو دوستوں میں لڑائی کرانا چاہتے ہیں۔ تو کچھ لڑکے ایک کے طرفدار ہو جاتے ہیں۔ اور کچھ دوسرے کے ساتھ۔ اور اس طرح دونوں کو اشتعال دلا کر باہم لڑا دیا جاتا ہے۔ یہ تو خیر کھیل یا تماشہ ہے۔ مگر غور کیا جائے۔ تو آجکل کی سیاست میں بھی اس اصول پر عمل کیا جاتا ہے۔ نارووالی کے سنی شیعہ جھگڑے میں احراریوں نے جو کھیل کھیلا ہے۔ اس کی تازہ ترین مثال ہے۔ ایک طرف تو احراریوں نے سنیوں کو ابھارا۔ اور بقول لیگی لیڈروں کے آخر تک ان کو ڈٹائے رکھا۔ دوسری طرف صدر احرار شیعوں کو بھی تھپکی دیتے رہے ہیں احراریوں نے سنیوں کی طرف سے جو پارٹ ادا کیا۔ اس کا حال تو آپ سیالکوٹ کے مقتدر لیگی لیڈروں کے واضح اور مفصل بیان سے معلوم کر چکے ہیں۔ ان لیگی لیڈروں میں سے ایک سیّد مرید حسین صاحب ایڈووکیٹ سیالکوٹ بھی ہیں۔ جو پکے شیعہ ہیں۔ اس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ تمام احراریوں نے ایک طرف سنیوں کو ابھارنے کے لئے کھلم کھلا حصہ لیا تو دوسری طرف احرار کے صدر محترم نے شیعہ مناظر کا ساتھ دیا۔ اور مولوی کفایت حسین صاحب شیعہ مجتہد کی حوصلہ افزائی فرماتے رہے۔ یہ دوہری چال اس لئے اختیار کی گئی۔ کہ احراریوں کا پارٹ تو ظاہر ہونا ہی ہے۔ جب لوگ اس پر لے دے کریں گے۔ جو یقینی ہے۔ تو ہم احراریوں کو بری الذمہ قرار دینے کے لئے اور عوام مسلمانوں کی آنکھوں میں خاک جھونکنے کے لئے مولوی کفایت حسین صاحب کی رفاقت کا کھڑاگ پیش کر سکتے ہیں۔ "تحفظ ختم نبوت" کے ضمن میں مولوی صاحب موصوف سے ہمارا میل جول تو مشہور انام ہے ہی۔ اس سے فائدہ اٹھانا چاہیئے۔ یعنی آگ لگا کر جمالو دور کھڑی کا پورا پورا پارٹ ادا کرنے کی تجویز پہلے ہی سے سوچی سمجھی ہوئی تھی۔ چنانچہ صدر احرار نے جو مدیر "آزاد" بھی ہیں۔ پہلے ہی چوکھٹے میں یہ اعلان شائع کر دیا۔ کہ ہم اگر ہوتے۔ تو مولوی کفایت حسین صاحب کے ساتھ ہوتے۔

اس پہلو کو اور مضبوط کرنے کے لئے صدر احرار کے خلاف مولوی سید نور الحسن شاہ صاحب بخاری مدیر "اہل سنت" سے سہفت روزہ "اہل سنت" میں ایک افتتاحیہ بھی شائع کروا دیا گیا۔ اور اب ۱۱ر جون کے "آزاد" میں مدیر "آزاد" یعنی خود احرار کے صدر محترم نے ایک جوابی افتتاحیہ مدیر اہلسنت کے خلاف لکھ مارا ہے۔ تاکہ فریب کی چال اپنے چاروں پاؤں پر کھڑی ہو۔ اور عوام یقین کر لیں۔ کہ احراری بچاروں کے تو منہ میں دانت بھی نہیں ہیں۔ وہ تو بالکل بے گناہ ہیں۔ قضیہ نارووال کی آگ کے ساتھ ان کا کوئی تعلق واسطہ نہیں ہے۔ اور لیگی لیڈروں نے جو بیان دیا ہے وہ غلط ہے۔

احراریوں کی یہ دوہری چال بظاہر نہایت مکمل ہے۔ مگر تاڑنے والے بھی قیامت کی نظر رکھتے ہیں۔ بلکہ قیامت کی نظر کا تو کوئی سوال ہی نہیں۔ احراریوں کے اعتبار کی ناؤ کچھ اس طرح ڈوب چکی ہے۔ کہ اب بڑے سے بڑا ہوشیار مچھیرا بھی اسکو اپنے تمام ہنر کے ساتھ گہرائیوں سے نکال نہیں سکتا۔ یہ حالت یہاں تک نازک ہو چکی ہوئی ہے۔ کہ امریکہ یا افریقہ میں بھی فساد یا دنگا ہو۔ تو عوام کا پہلا خیال یہی ہوتا ہے۔ کہ یہاں بھی شاید احراریوں کا ہی ہاتھ ہوگا۔ لیکن نارووال کا معاملہ تو صاف اور سیدھا سادہ سیاسی جھگڑا ہے اور لیگیوں کے خلاف احراریوں کے سوا باوجود ان کی ہزاروں قسموں کے کہ وہ سیاست چھوڑ چکے ہیں۔ اور ہو ہی کون سکتا ہے۔ انہی کے مقرروں کو یہ صفت ملی ہے۔ کہ تقریر کی روانی اور خطابت کے جوش میں چاہیں۔ تو پاکستان کے وزیر خارجہ پر بھی افترا طرازی کر کے احمدیت کے خلاف اشتعال انگیزی کر سکتے ہیں۔

مدیر "اہلسنت" کے جواب میں جو مقالہ مدیر "آزاد" نے تحریر فرمایا ہے۔ وہ خود غمازی کر رہا ہے۔ کہ مولوی کفایت حسین صاحب کی ہمدردی تو محض بعد میں صفائی پیش کرنے کے لئے ہے۔ اصل مطلب تو سنی اور شیعوں کو باہم لڑانا ہے۔ چنانچہ آپ نے مولوی صاحب موصوف کی طرفداری کی جو وجوہات جواز پیش کی ہیں۔ ان میں سے پہلی وجہ یہ ہے۔

(۱) کیا ہم علامہ موصوف کو گالیاں دے کر ان کے ماننے والوں سے اپنے بزرگوں کی پگڑیاں اچھلوائیں۔

کیا شاندار تعریف ہے علامہ صاحب موصوف کی۔ اور ان کے ماننے والوں کی۔ ہم علامہ صاحب موصوف سے پوچھتے ہیں۔ کہ کیا ختم نبوت جیسے پاک و مقدس مسئلہ پر اپنے عالمانہ خیالات ظاہر فرمانے کے لئے ایسے ہی ساتھی چاہئیں کہ جن کو گالیوں کے لین دین کرنے میں ذرا بھی شرم محسوس نہیں ہوتی۔ مدیر "آزاد" فرماتے ہیں۔ کہ مدیر "اہلسنت" ہم سے یہ مطالبہ کرتے ہیں کہ ہم علامہ صاحب کو گالیاں دیں۔ مدیر "اہلسنت" کو احراریوں سے آخر اور کسی شریفانہ مطالبہ کی جرأت ہی کیسے ہو سکتی تھی۔ دونو مدیر ایک دوسرے کو خوب اچھی طرح جانتے پہچانتے ہیں۔ مدیر "اہلسنت" مدیر "آزاد" سے یہی تو چاہتے تھے۔ کہ وہ علامہ موصوف کو گالیاں دیں۔ کیونکہ مدیر "آزاد" سے اور توقع ہی کیا ہو سکتی تھی۔ ادھر مدیر "آزاد" بھی اپنی قدر و قیمت پہچانتے ہیں۔ انہوں نے جھٹ بھانپ لیا ہے۔ کہ مدیر "اہلسنت" ان سے گالیوں کی ہی توقع رکھتے ہیں۔ وہ تو سخن فہم اور ادا شناس ہیں۔ مدیر اہل سنت جانتے ہیں۔ کہ احراریوں کے پاس سوا گالیوں کے کچھ نہیں۔ اور مدیر "آزاد" جانتے ہیں۔ کہ ہماری خوبیوں سے مدیر "اہلسنت" خوب واقف ہیں ع

ہم انہیں جان گئے وہ ہمیں پہچان گئے

مجالس اطفال الاحمدیہ

قوم کے بچے قوم کی بنیاد ہوتے ہیں۔ ان کی مضبوطی اور توانائی سے قوم کی مضبوطی اور توانائی قائم ہے۔ اگر بچپن سے ہی بچوں کو صحیح راہ پر چلایا جائے۔ تو وہ زندگی کی آئندہ تمام منازل بسہولت طے کر لیں گے۔ اور قوم کے لئے مفید ترین وجود ثابت ہوں گے۔ احمدی بچے ہمارا قیمتی متاع ہیں۔ ان کی ہر رنگ میں حفاظت کرنا ہمارا مقدس فرض ہے۔ اگر ہم نے ان کی تربیت میں ذرا بھی کوتاہی کی۔ تو ہم عند اللہ جواب دہ ہوں گے۔ ان کی تربیت کا بہترین طریق یہ ہے۔ کہ اپنے ہاں مجالس اطفال الاحمدیہ قائم کی جائیں۔ تا ان کو نظام کی پابندی کی ابھی سے عادت پیدا ہو جائے۔ لہٰذا جملہ زعماء مجالس خدام الاحمدیہ سے گذارش ہے۔ کہ وہ اس مقدس فریضہ کی طرف جلد توجہ فرمائیں۔ اور جہاں جہاں مجالس خدام الاحمدیہ قائم ہیں۔ وہاں فوری مجالس اطفال الاحمدیہ قائم کر کے مرکز کو مطلع فرما دیں۔ امید کی جاتی ہے۔ کہ جملہ زعماء کرام بغیر کسی سستی اور تاخیر کے یہ کام سرانجام دیں گے۔ (مہتمم اطفال الاحمدیہ)

ہر صاحب استطاعت احمدی کا فرض ہے۔ کہ الفضل کو خود خرید کر پڑھے اور زیادہ سے زیادہ اپنے غیر احمدی دوستوں کو پڑھنے کے لئے دے۔ (مینیجر)

حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ کی شادیاں اور طلاقیں

از حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم۔اے رتن باغ لاہور

کراچی کے ایک احمدی دوست خط کے ذریعہ دریافت کرتے ہیں کہ یہ جو بعض روایتوں میں ذکر آتا ہے کہ حضرت امام حسن رضؓ یا حضرت امام حسین رضؓ نے اسّی یا نوّے شادیاں کی تھیں۔ اس سے کیا مراد ہے؟ آیا ان کے لئے چار بیویوں کی حد بندی نہیں تھی اور اگر وہ ایک بیوی کو طلاق دے کر اس کی جگہ دوسری شادی کر لیتے تھے تو پھر اس کثرت کے ساتھ طلاق دینے میں کیا حکمت تھی؟ خصوصاً جبکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے طلاق دینے کو ناپسند فرمایا ہے۔

اس سوال کے جواب میں یاد رکھنا چاہیئے کہ یہ واقعہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بڑے نواسے حضرت امام حسن رضؓ سے تعلق رکھتا ہے نہ کہ چھوٹے نواسے امام حسین رضؓ سے۔ اور یہ درست ہے کہ بعض روایتوں میں حضرت امام حسن رضؓ کی شادیوں کی تعداد نوّے تک بیان ہوئی ہے۔ اور اگر یہ مبالغہ بھی سمجھا جائے تو تب بھی اس میں شبہ نہیں کہ حضرت امام حسن رضؓ نے کثرت کے ساتھ شادیاں کی تھیں اور اسی کثرت کے ساتھ طلاقیں بھی دیں۔ لیکن یہ بات بالکل غلط اور خلاف واقعہ ہے کہ انہوں نے یہ ساری شادیاں ایک ہی وقت میں کی تھیں۔ کیونکہ ایک ہی وقت میں چار سے زیادہ بیویوں کی اسلام اجازت نہیں دیتا یہ استثنا صرف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے تھی۔ جو وہ بھی آخر میں آکر محدود ہو گئی (سورہ احزاب رکوع ۶)

باقی رہا طلاق دینے کا سوال سو گو یہ درست ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عام حالات میں طلاق دینے کو پسند نہیں فرمایا لیکن یہ ہرگز درست نہیں کہ آپ نے ہر حال میں طلاق کو ناپسند فرمایا ہے۔ بلکہ آپ نے صرف ایسی طلاق کو ناپسند کیا ہے۔ جو ناواجب جوش میں آکر یا نفسانی جذبات کے ماتحت دی جائے۔ ورنہ تقویٰ کو مدنظر رکھتے ہوئے حقیقی ضرورت کے وقت جائز غرض سے طلاق دینا ہرگز ناپسندیدہ نہیں۔ بلکہ یہ تو اسلامی شریعت کے حکیمانہ علاجوں میں سے ایک علاج ہے۔ جو خدا تعالیٰ نے خاص حالات کے لئے مقرر کر رکھا ہے۔ اور صحیح احادیث سے پتہ لگتا ہے کہ ایک دفعہ خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی اپنی ایک بیوی کو طلاق دی تھی جس کا نام امیمتہ بنت الجون تھا (بخاری کتاب الطلاق) اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم (فداہ نفسی) کسی صورت میں بھی نعوذ باللہ ایک ناپسندیدہ فعل کے مرتکب نہیں ہو سکتے تھے

بہر حال یہ ایک حقیقت ہے کہ شریعت اسلامی نے طلاق کی اجازت دی ہے اور یہ بھی ایک حقیقت ہے کہ شریعت نے اس فیصلہ کو خاوند کی رائے پر چھوڑا ہے نہ کہ امام یا قاضی کی رائے پر۔ تو جب ایک معاملہ جائز بھی ہے اور وہ چھوڑا بھی خاوند کی رائے پر گیا ہے تو زید یا بکر یا عمر کو اعتراض کا کیا حق ہو سکتا ہے۔ اگر حضرت امام حسن رضؓ نے کسی وجہ سے (جس کا ہمیں معلوم ہونا ضروری نہیں اور نہ ہمیں اس کی ٹوہ لگانے کی ضرورت ہے) اپنی بعض بیویوں کو طلاق دی تو یہ معاملہ ان کی ذات سے تعلق رکھتا تھا اور ہمیں اس بحث میں جانے کا کوئی حق نہیں، کہ ان طلاقوں میں غرض کیا تھی۔ اور پھر اسباب کا بھی ہرگز کوئی ثبوت نہیں، کہ انہوں نے یہ طلاقیں نعوذ باللہ تقویٰ کے ماتحت نہیں دی تھیں بلکہ بعض روایتوں میں تو اسباب کا صریح اشارہ ملتا ہے کہ حضرت امام حسن رضؓ کی غرض دینی تھی نہ کہ دنیوی۔ چنانچہ ابن سعد کی ایک روایت ہے کہ:-

كان الحسن رضؓ مطلاقا للنساء وكان لا يفارق امرأة الا وهي تحبه

(طبقات ابن سعد بروایت تاریخ الخلفاء)

"یعنی امام حسن رضؓ نے بے شک بہت سی بیویوں کو طلاق دی مگر انہوں نے کبھی کسی بیوی کو ایسی حالت میں طلاق نہیں دی کہ وہ انہیں محبت کی نظر سے نہ دیکھتی ہو۔"

اس روایت میں یہ صاف اشارہ پایا جاتا ہے کہ حضرت امام حسن رضؓ کا سلوک اپنی بیویوں کے ساتھ ایسا ہمدردانہ اور مشفقانہ تھا کہ وہ انہیں بہر حال محبت کی نظر سے دیکھتی تھیں اور جب صورت حال یہ ہے تو لازماً ان کی طلاقوں میں نفسانی جوش یا نفرت کا جذبہ کارفرما نہیں سمجھا جا سکتا۔ اور جب یہ نہیں تو ہمیں امام حسن رضؓ کے ایک ذاتی اور نجی فعل میں جستجو کرنے اور ٹوہ لگانے کا کوئی حق نہیں۔

دراصل دنیا میں اکثر فتنے اس وجہ سے پیدا ہوتے ہیں کہ انسان دوسروں کے ذاتی اور جائز اعمال میں ناواجب دخل دینے کی کوشش کرتا ہے کہ اس نے یہ کام کیوں کیا۔ اور وہ کام کیوں نہیں کیا؟ ہمارے لئے صرف اس قدر کافی ہے کہ شریعت اسلامی طلاق کی اجازت دیتی ہے اور نہ صرف اجازت دیتی ہے بلکہ اس کا فیصلہ خاوند کی ذاتی رائے پر چھوڑتی ہے۔ جس میں کسی دوسرے کا دخل نہیں۔ تو پھر کیا وجہ ہے کہ ایک بزرگ کا ذاتی اور پرائیویٹ معاملہ جس میں وہ شریعت کی رو سے بالکل صاحب اختیار ہے زیر بحث لایا جائے؟ بیشک اگر شریعت خاوند کو طلاق کی اجازت نہ دیتی یا اس اجازت کو امام یا قاضی اور جج کی منظوری کے ساتھ وابستہ کرتی (جیسا کہ خلع میں ہے) تو سوال کرنے والے کو سوال کرنے کا حق ہو سکتا تھا کہ ایسا کیوں کیا گیا۔ لیکن موجودہ صورت میں اعتراض تو درکنار حقیقتاً محض سوال کا بھی حق پیدا نہیں ہوتا۔

مجھے اس موقعہ پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانہ کا ایک واقعہ یاد آ گیا۔ ایک دفعہ حضور نے ایک مجلس میں بیان فرمایا کہ اگر انسان تقویٰ اللہ کو مدنظر رکھے تو خواہ سو شادیاں کرے۔ اس میں کوئی حرج نہیں۔ اس پر بعض جلد باز لوگوں نے مشہور کر دیا کہ حضرت صاحب نے سو بیویوں کی اجازت دیدی ہے جب حضرت مسیح موعود علیہ السلام تک یہ بات پہنچی تو حضور نے فرمایا کہ ہم نے تو ہرگز سو بیویوں کی اجازت نہیں دی اور نہ ہم ایسی اجازت دے سکتے ہیں۔ ہمارا مطلب صرف یہ تھا کہ اگر تقویٰ مدنظر ہو تو بے شک اگر کسی کی ایک بیوی مر جائے یا اسے طلاق ہو جائے تو وہ چوتھی بیوی کے بعد پانچویں بیوی کر لے اور پانچویں کے بعد چھٹی کر لے اور چھٹی کے بعد ساتویں وعلیٰ ھذا القیاس اور اس طرح خواہ سو تک نوبت پہنچ جائے کوئی حرج نہیں۔ بشرطیکہ تقویٰ مدنظر ہو اور حق بھی یہی ہے کہ ایک جائز بات میں جس میں شریعت نے کوئی حد بندی نہیں لگائی خواہ مخواہ روک پیدا کرنا دانشمندی کا طریق نہیں اور بزرگوں کے متعلق تو بہر حال حسن ظنی کے مقام پر قائم رہنا چاہیئے

اس تعلق میں یہ بات بھی یاد رکھنی ضروری ہے کہ جیسا کہ میں نے اپنی کتاب سیرۃ خاتم النبیین صلعم میں تفصیلاً لکھا ہے۔ اسلام نے نکاح اور تعدد ازدواج کی سات غرضیں بیان فرمائی ہیں یعنی (۱) احصان یعنی جسمانی اور روحانی بیماریوں سے اپنے آپ کو محفوظ کرنا۔ (۲) بقاءِ نسل (۳) رفاقت حیات اور تسکین قلب (۴) محبت و رحمت کے تعلقات کی توسیع۔ (۵) انتظام یتامیٰ (۶) انتظام بیوگان اور (۷) نسل کی ترقی جو بقاءِ نسل سے ایک جداگانہ چیز ہے۔ تو جب نکاح میں بہت سی غرضیں مدنظر رکھی گئی ہیں تو لازماً اسی نسبت سے طلاق میں بھی بہت سی جائز غرضیں سمجھی جا سکتی ہیں۔ لیکن چونکہ یہ ایک ذاتی اور پرائیویٹ معاملہ ہے اسلئے ہمیں کسی فرد کے متعلق ان غرضوں کی تفصیلی بحث میں جانے کی ضرورت نہیں۔

بالآخر اسبات کو بھی ہرگز نظر انداز نہیں کیا جا سکتا کہ خواہ حضرت امام حسن رضؓ کا ذاتی اور خاندانی مقام کتنا ہی بلند ہو۔ بہر حال یہ ایک حقیقت ہے کہ وہ نبی یا مامور نہیں تھے۔ اسلئے ان کے اعمال اسوۂ حسنہ کے معیار کے مطابق پرکھے جانے ضروری نہیں۔ یہ صرف انبیاء کا مقام ہے کہ ان کا ہر فعل اور ہر عمل اسوۂ حسنہ کے رنگ میں قبول کیا جائے۔ فافھم وتدبّر

درخواست دُعا

"مجھے حکومت پاکستان انجینئرنگ کی مزید تعلیم اور تجربہ کے لئے انگلستان بھیج رہی ہے۔ مجھے تیار رہنے کا حکم آ گیا ہے۔ اور انشاء اللہ تعالیٰ اس مہینے کے آخر تک میں کراچی سے بذریعہ ہوائی جہاز عازم انگلستان ہو جاؤں گا۔ احباب سے التماس ہے کہ وہ میرے خیریت سے پہنچنے اور کامیابی سے تعلیم حاصل کرنے اور بخیریت واپس آنے کے لئے دردِ دل سے دعا فرمائیں

صوفی محمود ناظم ٹیکنیکل انجینئر پسر حضرت حافظ صوفی غلام محمد صاحب رضؓ مرحوم بی۔اے سابق مبلغ ماریشس

گریجوایٹ کی ضرورت

نظارت دعوۃ وتبلیغ کے لئے ایک نائب ناظر کی ضرورت ہے۔ جن کی تعلیمی قابلیت بی۔اے ہو گریڈ ۵:۹۰:۱۲۵ مقرر ہے جو دوست سلسلہ کے مرکز میں رہنے کے خواہش مند ہوں ان کے لئے نادر موقع ہے۔ درخواست میں جملہ کوائف مع تصدیق پریذیڈنٹ یا امیر جماعت درج ہونے چاہئیں۔

احباب اپنی درخواستیں جلد از پتہ ذیل پر بھیجدیں۔

(ناظر دعوۃ وتبلیغ ربوہ ضلع جھنگ)

مسجد واشنگٹن کے لئے مخلصین جماعت کے قابل تقلید وعدے

(۱)

(۱) صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب ۔۔۔ ۱۰۰
(۲) صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب ۔۔۔ ۱۰۰
(۳) حضرت مفتی محمد صادق صاحب ۔۔۔ ۵۰
(۴) ملک عمر علی صاحب ۔۔۔ ۱۵۰
(۵) شیخ مبارک احمد صاحب رئیس التبلیغ ۔۔۔ ۱۰۰
(۶) خانصاحب مولوی فرزند علی صاحب ۔۔۔ ۵۰
(۷) سردار عبد الحمید صاحب ۔۔۔ ۶۰
(۸) سید صادق علی صاحب ۔۔۔ ۵۰
(۹) خانصاحب منشی برکت علی صاحب ۔۔۔ ۵۰
(۱۰) چودھری محمد شریف صاحب منٹگمری ۔۔۔ ۱۰۰
(۱۱) چودھری اعظم علی صاحب سینئر سب جج کیمبل پور ۔۔۔ ۲۰۰
(۱۲) پیر فیض احمد صاحب کیمبل پور ۔۔۔ ۵۰
(۱۳) مرزا عبد الرؤف صاحب کیمبل پور ۔۔۔ ۵۰
(۱۴) ملک نادر خاں صاحب " ۔۔۔ ۵۱
(۱۵) ملک محمد جعفر صاحب " ۔۔۔ ۵۰
(۱۶) ملک عبد العزیز صاحب قصور ۔۔۔ ۲۰۰
(۱۷) کیپٹن انور احمد صاحب " ۔۔۔ ۵۰
(۱۸) میاں عبد الوحید صاحب " ۔۔۔ ۵۰
(۱۹) مولوی نور محمد صاحب علی پور ۔۔۔ ۵۰
(۲۰) شیخ فضل کریم صاحب پراچہ پھلروان ۔۔۔ ۱۰۰
(۲۱) چودھری نواب خاں صاحب سرگودھا ۔۔۔ ۷۰
(۲۲) ڈاکٹر عبد الحق صاحب جہلم ۔۔۔ ۵۰
(۲۳) غلام سرور صاحب درانی چارسدہ ۔۔۔ ۵۰
(۲۴) ملک عزیز احمد صاحب ایس۔ڈی۔او ایبٹ آباد ۔۔۔ ۵۰
(۲۵) میاں غلام حسین صاحب ایس۔ڈی۔او کوہاٹ ۔۔۔ ۱۰۰
(۲۶) کیپٹن شیخ نواب دین صاحب کراچی ۔۔۔ ۱۰۱
(۲۷) بابو محمد بشیر صاحب چغتائی " ۔۔۔ ۱۰۰
(۲۸) کیپٹن حمید احمد کلیم جے پور ۔۔۔ ۶۰
(۲۹) میر حمید اللہ صاحب سکھر ۔۔۔ ۵۰
(۳۰) چودھری شریف احمد صاحب کراچی ۔۔۔ ۵۰
(۳۱) حکیم سردار محمد صاحب ڈگری ۔۔۔ ۵۰
(۳۲) چودھری عبد الرشید صاحب " ۔۔۔ ۵۰
(۳۳) ملک ظہور احمد صاحب بدین ۔۔۔ ۵۰
(۳۴) ملک محمد سعید صاحب " ۔۔۔ ۵۰
(۳۵) ملک جلال الدین صاحب " ۔۔۔ ۵۰
(۳۶) ڈاکٹر عبد القدوس صاحب کرنڈ ۔۔۔ ۵۰
(۳۷) چودھری محمد انور حسین صاحب شیخوپورہ ۔۔۔ ۱۰۰
(۳۸) چودھری مقبول احمد صاحب " ۔۔۔ ۵۰
(۳۹) مرزا عبد الحق صاحب سرگودھا ۔۔۔ ۲۰۰
(۴۰) شیخ فضل الرحمٰن محمد اقبال صاحب پراچہ سرگودھا ۔۔۔ ۲۰۰
(۴۱) خواجہ سلیم اینڈ کمپنی سرگودھا ۔۔۔ ۱۰۰
(۴۲) ودود میڈیکل ہال " ۔۔۔ ۷۵
(۴۳) چودھری نذیر احمد صاحب سیڈ فارم سرگودھا ۔۔۔ ۵۰
(۴۴) حبیب اللہ خاں صاحب لودھی معہ والدین واہلیہ رسالپور ۔۔۔ ۷۵
(۴۵) پیر محمد زمان شاہ صاحب مانسہرہ ۔۔۔ ۱۰۰
(۴۶) ملک سلطان محمد خانصاحب کوٹ فتح خاں ۔۔۔ ۱۰۱
(۴۷) مولوی عبد السبوح صاحب ایبٹ آباد ۔۔۔ ۹۰
(۴۸) مرزا محمد خاں صاحب " ۔۔۔ ۵۰
(۴۹) کیپٹن ناصر احمد صاحب " ۔۔۔ ۱۲۵
(۵۰) کیپٹن ڈاکٹر اقبال حسین صاحب " ۔۔۔ ۵۰
(۵۱) کیپٹن چودھری غلام احمد صاحب " ۔۔۔ ۵۰
(۵۲) میجر عبد الحی صاحب وکیل " ۔۔۔ ۵۰
(۵۳) ڈاکٹر سید عبد الوحید صاحب کراچی ۔۔۔ ۵۰
(۵۴) حضرت سیٹھ عبد اللہ الہ دین صاحب سکندر آباد دکن ۔۔۔ ۱۰۱۲
(۵۵) سیٹھ فاضل الہ دین صاحب سکندر آباد ۔۔۔ ۱۰۱۴/۱۷
(۵۶) سیٹھ علی محمد الہ دین صاحب " ۔۔۔ ۱۰۱۴/۱۷
(۵۷) یوسف احمد الہ دین صاحب " ۔۔۔ ۵۔۱۳۲
(۵۸) سید حسین صاحب " ۔۔۔ ۱۰۰
(۵۹) عبد الصمد صاحب " ۔۔۔ ۱۰۔۶۶
(۶۰) صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب ۔۔۔ ۵۰

احمدیت کا بوجھ آپ ہی نے اٹھانا ہے

"امریکہ کو باقی ممالک پر ایک فوقیت حاصل ہے۔ اگر اس میں احمدیت پھیل جائے۔ تو اس امکان کے ذریعہ سے دوسرے ممالک پر بھی احمدیت کا اثر پڑیگا۔ اور امریکہ کے احمدیوں کے ذریعہ سے دوسرے ممالک میں احمدیت کو نفوذ اور اثر حاصل ہوگا...... میں دوستوں کو تحریک کرتا ہوں۔ کہ وہ اس چیز کا خیال جانے دیں۔ کہ ان پر کتنے بوجھ ہیں۔ وہ ہمیشہ بوجھ کے نیچے رہیں گے۔ دنیا میں کوئی ایسا انسان نہیں رہا۔ جس پر کوئی بوجھ نہ ہوگا...... بوجھ سے مت ڈرو۔ بلکہ یہ دیکھو۔ کہ تمہاری زندگیوں میں کتنے بڑے کام سرانجام پا جاتے ہیں۔"

(خطبہ جمعہ ۱۲؍مئی فرمودہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز)

ہمارا دسواں سالانہ اجتماع

"خادم وہی ہے جو آقا کے قریب رہے" (حضرت امیر المومنین)

ہمارا دسواں سالانہ اجتماع روز بروز قریب سے قریب تر چلا آرہا ہے۔ اس مرتبہ اجتماع کا سارا پروگرام سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی ہدایت کے ماتحت تیار ہوگا۔ کیونکہ حضور ہی مجلس خدام الاحمدیہ کے صدر بھی ہیں۔ اس لحاظ سے یہ اجتماع ایک تاریخی اجتماع ہے۔ اور بہت بڑی اہمیت رکھتا ہے۔ اس اجتماع کے انتظامات میں ہم خدام نے حضور کو اپنی تربیت کا نمونہ دکھانا ہے۔ اخلاقی لحاظ سے۔ عملی لحاظ سے۔ روحانی لحاظ سے۔ انتظامی لحاظ سے اور تنظیمی لحاظ سے۔ اس لئے ہم کو بہت احتیاط کے ساتھ اپنے انتظامات کرنے پڑیں گے۔ اور بہت پہلے ان انتظامات کو شروع کرنا پڑے گا۔

انتظامات کی تیاری کے لئے بہرحال روپیہ کی ضرورت ہوگی۔ اگر یہ روپیہ بروقت موجود نہ ہو۔ تو پھر انتظامات میں تاخیر کے علاوہ خرابی بھی پیدا ہونے کا خدشہ ہوتا ہے۔ اس لئے مجلس عاملہ خدام الاحمدیہ مرکزیہ نے اس سال فیصلہ کیا ہے۔ کہ سالانہ اجتماع کے چندہ کی فراہمی ابھی سے شروع کر دی جائے۔ تا وقت پر دقت نہ ہو۔ چندہ کی شرح حسب ذیل ہے:۔

۷۵ روپے تک ماہوار آمد رکھنے والے ہر خادم سے ایک روپیہ
۷۵ سے ۱۵۰ " " " " " ڈیڑھ روپیہ
۱۵۰ سے ۲۰۰ " " " " " دو روپیہ
۲۰۰ سے زائد ماہوار آمد رکھنے والے ہر خادم سے ہر سو یا سو کی کسر پر ایک روپیہ زائد۔

یہ شرح بالکل معمولی ہے۔ اور ہر خادم سہولت سے ادا کر سکتا ہے۔ پس جملہ مجالس خدام الاحمدیہ ابھی سے چندہ سالانہ اجتماع کی فراہمی کا کام شروع کر دیں۔ اور ساتھ ساتھ دفتر مرکزیہ خدام الاحمدیہ میں رقم بھجواتے رہیں۔ اس سلسلہ میں ایک بات خاص طور پر مدنظر رکھی جائے۔ بعض خدام یہ سمجھتے ہیں۔ کہ یہ چندہ صرف وہی خادم ادا کریں گے۔ جو اجتماع میں شامل ہوں گے۔ یہ صحیح نہیں۔ چندہ سالانہ اجتماع ہر خادم سے لیا جانا ضروری ہے۔ خواہ وہ اجتماع میں شامل ہو۔ یا نہ ہو۔ خدام کو کوشش کرنی چاہیئے۔ کہ وہ زیادہ سے زیادہ تعداد میں اجتماع میں شامل ہوں۔ لیکن اگر وہ کسی مجبوری کی وجہ سے خود شامل نہیں ہو سکتے۔ تو کم از کم چندہ اجتماع ہی ادا کر کے شامل ہو جائیں۔ اجتماع کی معین تاریخوں کا ابھی تک فیصلہ نہیں ہوا۔ انشاء اللہ جلدی ہی اعلان کر دیا جائیگا۔ (نائب معتمد خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

امتحان

لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کے زیر اہتمام ۲۳؍جولائی ۵۰ء کو پہلا سیپارہ قرآن مجید باترجمہ اور کتاب "دلائل ہستی باری تعالیٰ" اور کتاب "احمدی اور غیر احمدی میں فرق" کا امتحان ہوگا۔ بہنیں ابھی سے تیاری شروع کر دیں۔ اور امتحان دینے والی بہنوں کی فہرستیں بھی بھجوائیں۔ یہ دونوں کتابیں دفتر لجنہ اماء اللہ سے حاصل کی جا سکتی ہیں۔ دونوں کتابوں کی قیمت لہر ہے۔ ہر امتحان دینے والی بہن سے ڈیڑھ آنہ (چھ پیسے) کے ٹکٹ داخلہ امتحان بھی وصول کر کے بھجوائیں۔ (جنرل سکرٹری لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

شکریہ

میرے لڑکے عزیز رشید احمد سلمہ کو اب خدا تعالیٰ کے فضل سے صحت ہے۔ حلقہ احباب و اعزہ میں اسکی علالت کی تار اخبار میں شائع ہونے سے تشویش پیدا ہوگئی تھی۔ اور اس کے متعلق چٹھیاں اور خطوط کثیر تعداد میں موصول ہوئے ہیں ان کا جواب فرداً فرداً انشاء اللہ تعالیٰ دوں گا۔ اس اعلان سے میں سب احباب کا شکریہ ادا کرتا ہوں جنہوں نے دعاؤں سے خاکسار کی مدد فرمائی۔ (خاکسار احمد دین از کرنی)

وصایا

وصایا منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں۔ تاکہ اگر کسی کو کوئی اعتراض ہو۔ تو وہ دفتر کو اطلاع کر دے (سیکرٹری بہشتی مقبرہ)

وصیت نمبر ۱۲۶۶۹ میں محمد ولد ابراہیم ولد ملک جیند وڈہ عمر ۶۰ سال ساکن چاہ جیتہ والہ موضع ٹھنڈا ٹیم ڈاکخانہ لودھراں ضلع ملتان بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۱/۹/۴۹ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد ۱۲ بیگھہ جدی زمین اور چوبیس بیگھہ خود خرید کردہ ہے۔ تمام قیمتی تقریباً ۴۰۰۰/- روپیہ کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتا ہوں۔ نیز میرے مرنے کے وقت جس قدر میری متروکہ ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان ہوگی۔ العبد: نشان انگوٹھا۔ ملک محمد ابراہیم۔ گواہ شد: نشان انگوٹھا فرزند حقیقی موصی مذکور۔ گواہ شد: سید ولایت شاہ انسپکٹر وصایا۔

وصیت نمبر ۱۲۶۷۳ میں سکینہ بیگم زوجہ احمد دین صاحب ساکن سمرا کھوہ ڈاہی ڈاکخانہ لودھراں ضلع ملتان بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۱/۹/۴۹ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ کہ میری موجودہ جائداد حق مہر ۱۰۰/- روپیہ اور زیور طلائی لونگ وزنی ۳ ماشہ قیمتی مبلغ ۲۷/۸ روپے ہے۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتی ہوں۔ نیز میرے مرنے کے وقت جس قدر میری متروکہ جائداد ثابت ہو۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان ہوگی۔ الامۃ: نشان انگوٹھا۔ سکینہ بیگم۔ گواہ شد: نشان انگوٹھا احمد دین خاوند موصیہ۔ گواہ شد: سید ولایت شاہ انسپکٹر وصایا۔

وصیت نمبر ۱۲۶۸۶ میں عبد اللطیف ولد مولوی نور محمد صاحب عمر ۴۲ سال ساکن علی پور ڈاکخانہ خاص ضلع مظفرگڑھ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۲/۹/۴۹ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری اس وقت کوئی منقولہ اور غیر منقولہ جائداد نہیں۔ اس وقت ماہوار آمد بذریعہ تجارت تقریباً ۵۰/- روپے ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان کرتا رہوں گا۔ نیز میرے مرنے کے وقت میرا جس قدر متروکہ جائداد ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان ہوگی۔ العبد: عبد اللطیف معرفت مولوی نور محمد صاحب امیر جماعت احمدیہ علی پور ضلع مظفرگڑھ۔ گواہ شد: سید ولایت شاہ انسپکٹر وصایا۔ گواہ شد: محمد مستقیم۔ سیکرٹری مال علی پور

وصیت نمبر ۱۲۶۸۸ میں انوری زوجہ عنایت علی صاحب ساکن علی پور ڈاکخانہ خاص ضلع مظفرگڑھ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۲/۹/۴۹ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائداد حق مہر ۵۰۰/- روپیہ جو بصورت زیور وصول کر چکی ہوں۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ ربوہ کرتی ہوں۔ نیز میرے مرنے کے وقت میری جائداد متروکہ جس قدر ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان ہوگی۔ الامۃ: نشان انگوٹھا۔ انوری۔ گواہ شد: عنایت علی بقلم خود خاوند موصیہ۔ گواہ شد: سید ولایت شاہ انسپکٹر وصایا۔

وصیت نمبر ۱۲۶۹۰ میں غلام محمد ولد کرم شاہ صاحب عمر ۵۰ سال ساکن علی پور ڈاکخانہ خاص ضلع مظفرگڑھ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۱/۹/۴۹ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں کہ میری جائداد موضع بارڈیوال ضلع لدھیانہ میں چار بیگھہ اراضی اور ایک مکان معہ بیٹھک جو کہ اب چھینے جا چکے ہیں۔ اور اب ایک ایکڑ اراضی پاکستان میں میرے نام الاٹ ہوئی ہے۔ اور ایک بیل قیمتی ۱۰۰/- روپیہ۔ ایک بھینس نصف قیمتی ۱۰۰/- روپیہ اور نقد مبلغ ۱۰۰/- روپیہ ہے۔ زمین کی آمد اور جائداد مندرجہ بالا کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتا ہوں۔ نیز میرے مرنے کے وقت جس قدر میری متروکہ جائداد ثابت ہوگی۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان ہوگی۔ العبد: غلام محمد معرفت مولوی نور محمد صاحب پنشنر اوورسیئر علی پور ضلع مظفرگڑھ۔ گواہ شد: جان محمد پسر موصی مذکور۔ گواہ شد: سید ولایت شاہ انسپکٹر وصایا۔

وصیت نمبر ۱۲۶۹۲ میں عابدہ خانم زوجہ عبد اللطیف خان صاحب عمر ۴۴ سال ساکن علی پور ڈاکخانہ خاص ضلع مظفرگڑھ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۲/۹/۴۹ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ زیور طلائی چودہ تولہ قیمتی ۱۵۴۰/- روپے اور حق مہر ۵۰۰/- روپیہ ہے۔ مذکورہ بالا جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتی ہوں۔ نیز میرے مرنے کے وقت جس قدر میری جائداد متروکہ ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان ہوگی۔ الامۃ: عابدہ خانم بقلم خود۔ گواہ شد: عبد اللطیف خان خاوند موصیہ۔ گواہ شد: سید ولایت شاہ انسپکٹر وصایا۔

وصیت نمبر ۱۲۶۹۵ میں سردار بلو خان ولد اللہ دتہ وسایا خان صاحب عمر ۶۰ سال ساکن بٹی آرائیاں ڈاکخانہ علی پور ضلع مظفرگڑھ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ جدی جائداد چار ایکڑ زمین قیمتی ۱۶۰۰/- روپیہ اور ایک جوڑا بیل قیمتی ۲۰۰/- روپیہ ہے۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتا ہوں نیز میرے مرنے کے وقت جس قدر میری متروکہ جائداد ثابت ہوگی۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان ہوگی۔ العبد: نشان انگوٹھا۔ سردار بلو خان معرفت امیر جماعت علی پور۔ گواہ شد: گل محمد خان۔ گواہ شد: سید ولایت شاہ انسپکٹر وصایا۔

وصیت نمبر ۱۲۶۹۸ میں رقیہ بیگم زوجہ چوہدری عبد العزیز صاحب عمر ۳۰ سال ساکن علی پور ضلع مظفرگڑھ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۱/۹/۴۹ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائداد زیور ۳½ تولہ قیمتی ۳۸۵/- روپیہ ہے۔ نقد ۱۰۰/- روپیہ اور حق مہر ۵۰۰/- روپیہ ہے۔ اس مذکورہ بالا جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتی ہوں۔ اور مبلغ ۱۰/- روپیہ ماہوار مجھے جیب خرچ ملتے ہیں۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتی ہوں۔ نیز میرے مرنے کے وقت میری متروکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان ہوگی۔ الامۃ: رقیہ بیگم بقلم خود۔ گواہ شد: مولوی نور محمد بقلم خود والد موصیہ۔ گواہ شد: سید ولایت شاہ انسپکٹر وصایا۔

وصیت نمبر ۱۲۶۹۹ میں جان محمد ولد غلام محمد صاحب عمر ۲۶ سال ساکن بٹی آرائیاں ڈاکخانہ علی پور ضلع مظفرگڑھ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۱/۹/۴۹ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد ایک ایکڑ اراضی عارضی کاشت واقع بٹی آرائیاں میں ہے۔ ایک بیل قیمتی ۳۰۰/- اور ایک بھینس نصف قیمتی ۱۰۰/- روپیہ ہے۔ میں زمین کی آمد اور مندرجہ جائداد کی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان کرتا ہوں۔ نیز میرے مرنے کے وقت جس قدر میری جائداد متروکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان ہوگی۔ العبد: جان محمد معرفت مولوی نور محمد صاحب امیر جماعت علی پور ضلع مظفرگڑھ۔ گواہ شد: سید ولایت شاہ انسپکٹر وصایا۔ گواہ شد: غلام محمد والد موصی۔

وصیت نمبر ۱۲۷۰۲ میں عزیز الدین ولد حکیم شیخ سراج الدین صاحب عمر ۴۵ سال ساکن علی پور ڈاکخانہ خاص ضلع مظفرگڑھ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۲/۹/۴۹ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ کہ میری جائداد دو صد پچاس بیگھہ اراضی اور مکان خام اور نقد ۱۵۰۰/- روپیہ ہے۔ اور ایک گائے معہ بچہ کے قیمتی ۶۰/- روپیہ ہے۔ علاوہ ازیں طبابت وغیرہ سے ۸۰/- روپے ماہوار آمد ہے۔ میں مندرجہ بالا جائداد و آمد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان کرتا ہوں۔ نیز میرے مرنے کے وقت جس قدر میری متروکہ ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ربوہ ہوگی۔ العبد: شیخ عزیز الدین معرفت مولوی نور محمد صاحب امیر جماعت احمدیہ علی پور ضلع مظفرگڑھ۔ گواہ شد: عبد اللطیف قائد مجلس خدام الاحمدیہ علی پور۔ گواہ شد: سید ولایت شاہ انسپکٹر وصایا۔

وصیت نمبر ۱۲۷۰۷ میں حکیم فضل حق خان ولد شیخ نور احمد صاحب مرحوم عمر ۶۹ سال ساکن لاہور بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۲/۲/۵۰ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ اس وقت میری کوئی جائداد نہیں سب مشرقی پنجاب میں رہ گئی ہے۔ اس وقت میرا گذارہ ماہوار آمد جو کہ طبابت کی پریکٹس سے مبلغ ۵۰/- روپے اوسط ماہوار ہے۔ میں اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ / پانچ روپے ماہوار داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ کرتا رہوں گا۔ اگر وفات سے قبل میری کوئی اور آمدنی یا جائداد پیدا یا ثابت ہوگی۔ تو اس کے بھی اسی قدر حصہ پر یہ وصیت حاوی ہوگی۔ انشاء اللہ۔ العبد: فضل حق حکیم۔ بقلم خود۔ گواہ شد: فضل الرحمن حکیم سابق مبلغ مغربی افریقہ حال لاہور

وصیت نمبر ۱۲۷۱۹ میں عبد الباقی ولد مولوی نذیر الدین احمد صاحب مرحوم عمر تقریباً پچاس سال ساکن کنری ڈاکخانہ خاص ضلع تھرپارکر سندھ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۵/۹/۴۹ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری ماہوار آمد اس وقت ۲۲۵/- روپے ہے۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان کرتا ہوں۔ اس کے علاوہ میری کچھ جائداد غیر منقولہ [illegible] ضلع بھاگلپور میں ہندوستان میں رہ گئی ہے۔ جس سے مجھے اس وقت کوئی آمد نہیں ہو رہی ہے۔ سردست نہ اس کی تفصیل اس وقت درج کر سکتا ہوں۔ اگر وہ جائداد مجھے واپس مل گئی یا اس کے عوض میں پاکستان میں کوئی جائداد ملے۔ تو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک بھی صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان ہوگی۔ اور اس کے علاوہ وفات کے بعد میری جو بھی جائداد ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان ہوگی۔ العبد: عبد الباقی عفی عنہ بقلم خاص۔ گواہ شد: اقبال احمد خان ایاز واقف زندگی سیکرٹری مال کنری۔ گواہ شد: علی احمد عفی عنہ۔ گواہ شد: عبد الرحیم احمد۔

وصیت نمبر ۱۲۱۲۴ میں خورشیدہ بیگم زوجہ عبد المجید صاحب عمر ۴۰ سال ساکن شاہدرہ ڈاکخانہ خاص ضلع شیخوپورہ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۸/۳/۴۹ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائداد میرا حق مہر مبلغ ۲۰۰/- روپیہ بذمہ خاوند ہے۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتی ہوں۔ نیز میرے مرنے کے وقت جس قدر میری جائداد ہوگی۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان ہوگی۔ الامۃ: خورشیدہ بیگم بقلم خود۔ گواہ شد: عبد المجید خاوند موصیہ۔ گواہ شد: سید ولایت شاہ انسپکٹر وصایا۔

133

تقرر عہدیداران جماعت احمدیہ پاکستان

۱۸۔ جماعت احمدیہ قلعہ صوبا سنگھ تحصیل پسرور ضلع سیالکوٹ

پریذیڈنٹ چوہدری عبد اللہ خان صاحب
سکرٹری مال ڈاکٹر رحمت اللہ صاحب
" ضیافت " "
" امور عامہ شیخ فتح محمد صاحب
" تحریک جدید مولوی عبد الحق صاحب
" تبلیغ حکیم محمد فیروز الدین صاحب
" تعلیم و تربیت " "
امین میاں محمد امین صاحب
محاسب حکیم عنایت اللہ صاحب
آڈیٹر ڈاکٹر محمد عبد اللہ صاحب

۱۹۔ جماعت احمدیہ ظفر اسٹیٹ کنری محمود آباد۔ سندھ

پریذیڈنٹ چوہدری فیروز احمد صاحب
سکرٹری مال سید عبد الغنی شاہ صاحب

۲۰۔ جماعت احمدیہ نگارستان پارہ چنار سرحد

پریذیڈنٹ مولوی مسیح الدین احمد صاحب
سکرٹری تبلیغ افتخار الاطباء حکیم غلام حسین صاحب
" مال مصلح الدین احمد سعید صاحب
" امور عامہ " "
" تعلیم و تربیت ماسٹر محمد امین صاحب ٹیچر

۲۱۔ جماعت احمدیہ کراچی شہر

جنرل سیکرٹری۔ مولوی محمد نواز خان صاحب کنگی
سیکرٹری مال۔ عبد الحق صاحب رانا
" تبلیغ۔ مرزا عبد الرحیم بیگ صاحب
" تعلیم و تربیت مولوی عبد المجید صاحب بی۔ اے مولوی فاضل
" امور عامہ چوہدری احمد جان صاحب
" " خارجہ " "
امین شریف احمد صاحب
محاسب چوہدری لطیف احمد صاحب طاہر
آڈیٹر ضیاء الحق خان صاحب
سیکرٹری تحریک جدید۔ چوہدری فیض عالم صاحب
" وصایا چوہدری ہدایت اللہ صاحب بی اے
" ضیافت۔ شیخ خلیل الرحمن صاحب
" جائداد۔ ڈاکٹر محمد نسیم صاحب بار ایٹ لاء پی۔ ایچ۔ ڈی
" تالیف و تصنیف۔ مولوی عبد المجید صاحب منشی فاضل
قاضی۔ شیخ اعجاز احمد صاحب

۲۲۔ جماعت احمدیہ لاہور شہر

سیکرٹری تبلیغ۔ مولوی برکت علی صاحب
" تعلیم و تربیت۔ حافظ عبد السلام صاحب
" مال۔ میاں مجید احمد صاحب
سیکرٹری امور عامہ۔ چوہدری اسد اللہ خان صاحب
" وصایا۔ ڈاکٹر غلام مصطفیٰ صاحب
" ضیافت۔ میاں فضل دین صاحب
قاضی شیخ محمد حسین صاحب سب جج
آڈیٹر۔ " عبد الحمید صاحب

۲۳۔ جماعت احمدیہ چک جی۔ بی ضلع لائلپور

پریذیڈنٹ۔ چوہدری عبد المجید خان صاحب
وائس " " عبد الرحیم خان صاحب
سیکرٹری مال " عبد القیوم خان صاحب
" تبلیغ " عبد الحمید خان صاحب
" تعلیم و تربیت " محمد شریف صاحب بی۔ ایس سی
" امور عامہ " " "

۲۴۔ جماعت احمدیہ لائل پور شہر

سیکرٹری مال۔ ملک برکت علی صاحب
" امور عامہ۔ چوہدری غلام حسین صاحب
" دعوۃ تبلیغ۔ شیخ عبد القادر صاحب
" نشر و اشاعت " "
آڈیٹر۔ مرزا اسلم حیات صاحب
سیکرٹری تعلیم و تربیت۔ چوہدری اعظم علی صاحب
امین۔ شیخ محمد احمد صاحب ایڈووکیٹ
تحریک جدید۔ چوہدری فضل کریم صاحب
سیکرٹری وصایا " " "

۲۵۔ جماعت احمدیہ ہڈیارہ ضلع لاہور

پریذیڈنٹ۔ صوبیدار حمید احمد صاحب
سیکرٹری مال چوہدری جلال الدین صاحب گل
" تحریک جدید " "
" تبلیغ۔ " جلال الدین صاحب گل
" امور عامہ " فضل محمد صاحب
" تعلیم و تربیت " غلام محمد صاحب

۲۶۔ جماعت احمدیہ بدوملہی ضلع سیالکوٹ

پریذیڈنٹ ڈاکٹر نور الدین صاحب
سیکرٹری مال شیخ محمد شریف صاحب
" وصایا " " "
" تعلیم و تربیت مولوی خیر الدین صاحب
" تبلیغ۔ صوفی محمد دین صاحب
" امور عامہ۔ چوہدری کرامت اللہ صاحب
" ضیافت محمد ابراہیم صاحب صراف
" تحریک جدید۔ محمد رشید صاحب بزاز

۲۷۔ جماعت احمدیہ گھٹیالیاں ضلع سیالکوٹ

پریذیڈنٹ۔ سید نذیر حسین شاہ صاحب
" وائس " علاقہ نمبر ۱ چوہدری محمد خان صاحب تارڑ حلقہ لکھنئی
" " علاقہ نمبر ۲ خوشی محمد صاحب دہشانی بتی
وائس پریذیڈنٹ علاقہ ۳ محمد منیر صاحب (برائے حلقہ مغربی بتی)
سیکرٹری مال۔ شیخ غلام رسول صاحب
" تعلیم و تربیت۔ مولوی شمس الدین صاحب فاضل
" دعوۃ تبلیغ۔ حاجی چوہدری فیض احمد صاحب
" امور عامہ۔ چوہدری ثناء اللہ صاحب
" تحریک جدید " بشارت احمد صاحب
محاسب۔ میاں عطاء الرحمن صاحب
امین۔ چوہدری فیض احمد صاحب خادم

۲۸۔ جماعت احمدیہ گوجرہ ضلع لائلپور

پریذیڈنٹ۔ چوہدری عبد العزیز صاحب آڑھتی
وائس " ۔ ماسٹر کرم شاہ صاحب
سیکرٹری تبلیغ بابو مولا بخش صاحب
" امور عامہ۔ خواجہ عبد الرشید صاحب
" مال۔ سید عطاء حسین شاہ صاحب ماسٹر
" تعلیم و تربیت ماسٹر محمد دین صاحب
" وصایا میاں محمد شریف صاحب
امام الصلوٰۃ۔ ماسٹر محمد شفیع صاحب اسلم

تبدیلی پتہ

میرے اکثر کرم فرما اور صدر انجمن کے بعض صیغے ابھی تک مجھے کیمبل پور کے پتہ پر خطوط لکھ رہے ہیں۔ حالانکہ میں وہاں سے تبدیل ہو کر لائلپور آ گیا ہوں۔ اور بطور سینئر سب جج کام کر رہا ہوں۔ لہٰذا احباب مجھے لائلپور کے پتہ پر خط لکھا کریں۔

(خاکسار۔ (چوہدری) اعظم علی)

پتہ مطلوب ہے

چوہدری علم الدین صاحب برادر چوہدری مبارک علی خان صاحب آف دار الرحمت قادیان کا کسی دوست کو پتہ معلوم ہو۔ تو مطلع فرمائیں۔

(چوہدری منظور احمد ہڑپہ ضلع منٹگمری)

کہاں ہیں:

مکرم داؤد حسین خان صاحب نعمتر اپنے پتہ سے مطلع فرمائیں۔ اگر ان کے بچے اس اعلان کو پڑھیں۔ تو ان کے پتہ سے دفتر ہذا کو بذریعہ تحریر اطلاع دیکر ممنون فرمائیں (سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

ڈیرہ غازیخاں میں احراریوں کیطرف سے ہنگامہ آرائی

اس سال جماعت احمدیہ ڈیرہ غازیخاں نے جلسہ ۲۶-۲۷-۲۸ مئی پاکستانی چوک میں منعقد کرنا چاہا۔ جہاں ہر قسم کے سیاسی اور مذہبی جلسے مسلمانوں کی طرف سے ہوا کرتے ہیں۔ اور کبھی بھی کسی قسم کی روک ٹوک اس بارے میں نہیں ہوا کرتی اور نہ ہی اس جگہ پر جلسہ کرنے کے لئے حکام یا کمیٹی سے اجازت کبھی لینی پڑتی ہے۔

چنانچہ جب ہمارے جلسے مذکورہ کی تشہیر کے لئے پوسٹروں اور دیگر ضروری چیزوں کا انتظام ہونے لگا۔ تو فتنہ پرداز اور احراری وغیرہ سردار طور پر چوک مذکور پر ۲۵ مئی کے لئے قبضہ کر لیا۔ اور جلدی جلدی اپنے پوسٹر چھپوا کر وہاں لگوا دیئے گویا کہ ان کا جلسہ وہاں ۲۵ تا ۲۷ مئی ہونا ہے۔

ہمارے علم میں یہ بات لائی گئی ہے کہ احراریوں کے کسی سرغنہ نے ان کو یہ پٹی پڑھائی کہ یہ چوک مسلمانوں کے جلسوں کے لئے ہے۔ مرزائیوں کا اس سے کوئی تعلق نہیں۔ حالانکہ یہ جگہ ملکیت سرکار ہے) اور فتنہ پرداز احراریوں کو یہ کہہ کر ابھارا کہ جاؤ۔ مگر جلسہ مرزائیوں کو نہ کرنے دو۔

جماعت کے ایک وفد نے اے ڈی ایم کے پاس ۲۲ مئی کو جا کر اپنے معلومات کی بنا پر احراریوں کے ان فساد انگیز ارادوں کے متعلق بروقت اطلاع دی تھی اور انہوں نے فرمایا تھا۔ کہ مطمئن رہو۔ سب کچھ ٹھیک ہو جائے گا اور جلسہ آپ کا وہاں ہوگا اور یہ بھی کہ اگر کسی گڑبڑ کا خطرہ ہو تو ان کی خدمت میں ۲۵ کو پھر جماعت احمدیہ اطلاع دے۔

۲۵ مئی کی صبح کو اے ڈی ایم صاحب کو سارے حالات سے آگاہی دی گئی اور تحریری درخواست بھی دی گئی جنہوں نے معاملہ پولیس کے سپرد کر دیا۔

پولیس نے جماعت احمدیہ اور احراریوں سے بعض افراد کو طلب کیا۔ اور علیحدہ علیحدہ گفتگو اور تبادلہ خیالات کرنے کے بعد غیر معقول روش اختیار کر کے جماعت احمدیہ کو پاکستانی چوک میں جلسے کرنے سے روک دیا۔ اور وہاں احراریوں کو جلسہ کرنے دیا۔ اور ہمیں شہر کے ایک اور جانب سرکاری چوک میں جلسہ کرنے کی ہدایت کی۔

حالانکہ احراری اسی پاکستانی چوک میں ماہ فروری گذشتہ کے آخری ہفتہ میں چار دن رات برابر اپنا جلسہ کر کے گالیوں اور جماعت اور سلسلہ احمدیہ کے خلاف اشتعال آمیز یوں کا مینہ برساتے رہے ہیں۔ اور حضرت امام جماعت احمدیہ اور سر محمد ظفر اللہ خاں وزیر خارجہ پاکستان کے شان میں ہر قسم کے ناجائز اور بالکل جھوٹے الزامات اور اتہامات لگاتے رہے اور عوام کو پیٹ بھر کر اکساتے رہے۔

خیر ہم نے پولیس کی مقرر کردہ جگہ پر ۲۶ مئی کے سہ پہر شام سے اپنا جلسہ شروع کیا۔ مولوی عبد الرحمن صاحب مبشر مولوی فاضل اور فاضل ابو العطاء صاحب جالندھری کی تقاریر دلپذیر نے ایک سماں باندھ دیا۔ جس کا سننے والی پبلک پر نہایت عمدہ اثر پڑا۔ سو پہلا دن بخیر و خوبی گذر گیا۔ دوسرے دن ۲۷ مئی کو پھر پہلا اجلاس عصر سے شام تک رہا۔

فتنہ پرداز احراریوں کے سینہ پر پہلے دن کی کامیابی کی وجہ سے سانپ ہوتے لگے۔ انہوں نے ۲۷ مئی کی صبح ہی سے ہمارے جلسے کو ناکام کرنے کے لئے تگ و دو شروع کر دی اور پولیس تک اپنی رسائی پیدا کر لی۔

چنانچہ جب ۲۷ مئی کی عصر کو مولوی عبد الغفور صاحب فاضل کی تقریر شروع ہوئی کہ جماعت احمدیہ ختم نبوت حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم پر دل سے ایمان اور یقین رکھتی ہے۔ صرف تفسیر آیت کریمہ کرنے میں اختلاف ہے اور اس آیہ کریمہ کی تفسیر ایسے رنگ میں ہونی چاہیئے۔ جس سے واقعی حضور رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی واقعی افضلیت کا پہلو کمال نمایاں ہوتا ہو۔

جب احراریوں نے دیکھا کہ یہ معنی سننے والوں پر اثر کر رہے ہیں تو انہوں نے ہڑبونگ مچانا شروع کر دی اور پولیس نے بھی ان کے ہاں میں ہاں ملا کر ہم سے مطالبہ کیا کہ موضوع تقریر بدلیا جائے کہ یہ مسئلہ نہایت نازک ہے اور لوگ اس طرز پر سننا برداشت نہیں کر سکتے۔ ہم نے جب کہا کہ یہ صرف شریر احراریوں کی غوغا آرائی ہے۔ ورنہ سمجھدار اور شریف طبقہ کے مسلمان نہایت سکون سے تقریر سن رہے ہیں۔ تفسیر قرآن کریم سے بیان ہو رہی ہے۔ حضرت مرزا صاحب کا نام تک اس تقریر میں نہیں لیا گیا اور نہ ہی کوئی قابل اعتراض یا بعید از قیاس بات کہی گئی ہے تو پھر کوئی وجہ نہیں کہ موضوع تقریر کو بدلا جاوے۔ ہم نے پولیس کو صاف کہہ دیا۔ کہ اصل بات یہ ہے کہ احراری چاہتے نہیں ہیں کہ ہم کو آزادی فکر اور آزادی ضمیر حاصل ہو۔ وہ ہمارے حقوق مذہبی۔ شہری اور حقوق آزادی پر ڈاکہ مار کر سلب کرنا چاہتے ہیں۔ جو کوئی شریف آدمی یا فرقہ یا جماعت پسند نہیں کرتی۔ ہم ویسے ہی پاکستانی اور ویسے ہی مسلمان ہیں اور اپنے تئیں ایسا ہی سمجھتے ہیں۔ جیسے کوئی اور اپنے آپ کو سمجھتے ہیں۔

حالانکہ ہم نے ان کو یہ بھی کہا۔ کہ اگر جلسہ میں کوئی ایسے لوگ موجود نہیں جو سننا برداشت نہیں کرتے تو وہ تشریف لے جاویں۔ نماز مغرب کے وقت تقریر ختم کی گئی۔ پھر دوسرا اجلاس عشاء کو ۲۷ مئی کو اسی جگہ ہوا۔

تقریر مولوی عبد الرحمن صاحب مبشر کی تھی موضوع یہ تھا کہ "قیام اور استحکام پاکستان میں احمدی جماعت کی کوشش اور قربانی" تقریر کے دوران میں ہنگامہ پرور احراریوں نے بڑا انتشار کیا۔ بعض فتنہ پرداز مہاجرین کو کانسٹیبل کر شور و غل اور سیٹی بجانا اور نعرے لگانے شروع کئے اور آخر نوبت سنگ اور خشت باری پر آگئی۔ کم و بیش ایک گھنٹہ تک بلا روک ٹوک بغیر کسی معقول وجہ کے مفسد لوگ روڑے پتھر برساتے رہے اور جماعت احمدیہ کے افراد اور شریف طبع غیر احمدی حاضرین جلسہ سکون سے اپنی جگہوں پر بیٹھے یہ افسوسناک اور غیر اسلامی نظارہ دیکھتے رہے۔ مگر پولیس نے فسادیوں کو بالکل نہ روکا۔

۲۸ مئی کو صبح سویرے ہم نے اے ڈی ایم صاحب کو سارے حالات سے آگاہ کیا۔ جنہوں نے بظاہر افسوس کا اظہار کیا اور ہمارے ۲۸ مئی بجے ہونیوالے جلسہ کو کامیاب اور بخیر و خوبی سرانجام دینے کے لئے مزید پولیس گارڈ کا وعدہ فرمایا۔ مگر ہماری حیرت کی کوئی انتہا نہ رہی۔ جب ہم نے دیکھا کہ جونہی ہم اجلاس شروع کرنیوالے تھے کہ پولیس نے اس اے ڈی ایم صاحب کا حکم بثبت نفاذ دفعہ ۱۴۴ دکھلا کر جلسہ ختم کرا دیا

اے ڈی ایم صاحب کے حکم کی رو سے دفعہ ۱۴۴ ۲۸ مئی سے چالو ہو کر ۷ دن تک اندر حدود کمیٹی ڈیرہ غازیخاں رہنا تھا۔ مگر وہ حکم ۳۱ مئی کو واپس لے لیا گیا۔

اس ساری روئیداد سے جو سوالات پیدا ہوتے ہیں وہ قابل غور ہیں۔

۱۔ کیا جماعت احمدیہ اور اس کے افراد جو پاکستان میں رہتے ہیں۔ پاکستانی نہیں ہیں۔

۲۔ کیا کسی فرقہ کی آزادی فکر اور آزادی مذہب اور ضمیر پاکستان میں اکثریت کے رحم و کرم پر ہی موقوف ہے

۳۔ کیا کسی جماعت کو پاکستان میں اکثریت کی بنا پر دوسری اقلیتوں پر ظلم ڈھانا اور اپنی مرضی منوانا جائز ہو سکتا ہے

۴۔ احرار جیسے مفسد پاکستان اور بانئے پاکستان کے مخالفین کو حکومت پاکستان کب تک دوسروں کی آزادی پر ڈاکہ ڈالنے کی اجازت دیتی رہیگی۔

۵۔ وزیر اعظم پاکستان یورپ اور امریکہ کے دورہ میں آزادی فکر۔ آزادی ضمیر اور آزادی مذہب کی خوبیاں بیان فرماتے ہیں۔ مگر عملاً کب تک اسبارے میں ملک و قوم کے دشمنان کو سنگ راہ بنتے رہنے کی اجازت حاصل ہوگی۔ خدانخواستہ اگر ایسی صورت حال چند اور رہی تو جماعت احمدیہ یا کسی دیگر فرقہ یا جماعت کی مذہبی زندگی سخت خطرہ میں پڑ جاویگی اور اس فرقہ یا جماعت کے لئے اپنے عقائد پر چلنے یا ان کو بااحسن طریق پبلک میں بذریعہ تبلیغ پیش کرنیکے امکانات بالکل ختم اور مفقود ہو جاوینگے

سر محمد ظفر اللہ خاں پر اتہامات

ہفت روزہ باتصویر نئی روشنی کراچی مورخہ ۲ جولائی ۱۹۵۰ء میں لکھتا ہے کہ

ایک سرکاری اعلان کے ذریعہ حکومت پاکستان نے چوہدری سر محمد ظفر اللہ خاں وزیر خارجہ کے متعلق چند الزامات کی تردید کی ہے۔ موصوف کے خلاف الزام یہ تھا کہ انہوں نے جولائی ۱۹۴۸ء میں باؤنڈری کمیشن کے سامنے احمدیہ فرقہ کی وکالت کی اجازت چاہی۔ اور موصوف نے قادیان کو ایک کھلا شہر قرار دینے پر زور دیا اور یہ کہا کہ احمدیہ جماعت مسلمانوں سے علیحدہ فرقہ ہے۔ حکومت نے ان تمام واقعات کی تردید کرتے ہوئے کہا ہے کہ یہ بے بنیاد الزام ہیں۔ کیونکہ موصوف نے کمیشن کے سامنے یہ بحث ہی نہیں کی۔

ایک گروہ ایسا ہے جو سر محمد ظفر اللہ خاں کو متفرق طریقوں سے عرصہ سے بدنام کرنے کی کوشش کر رہا ہے۔ اس پارٹی کے پاس لے دے کر صرف ایک ہی چیز ہے۔ کہ وہ احمدی جماعت سے تعلق رکھتے ہیں۔ لہذا جب کبھی موقع ملتا ہے یہ گروہ ان پر رکیک سے رکیک حملے کرنے سے باز نہیں رہتا۔ ان کی تمام خدمات کو احمدی ہونیکا الزام لگا کر برباد کر دینا چاہتا ہے ممالک غیر میں آج جو پاکستان کا ڈنکا بج رہا ہے اس کا سو فیصدی سہرا سر محمد ظفر اللہ خاں کے سر ہے ان کی خدمات کا اعتراف کرنے کی بجائے ان کی محض اسی وجہ سے وہ احمدیہ جماعت سے تعلق رکھتے ہیں در پردہ مذمت کی جاتی ہے

پاکستان میں قابل ترین شخصیتوں کی کمی ہے لیکن جو دو چار ہستیاں موجود بھی ہیں۔ ان کو بھی ذاتی مفاد کے بھینٹ چڑھانے کی کوشش کی جا رہی ہے ہم ان لوگوں کو جو اپنے اغراض کے تحت پاکستان کی قابل ترین شخصیتوں اور مخلصوں کو بدنام کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ سخت مذمت کر کے ان پر لعنت بھیجتے ہیں۔